THE CHARACTERISTICS OF THE GOVERNEMENT OF IMAM MAHDI

By: ***Syed Musa Reza Naqvi***

Key words: *Qaim-e-Ale Muhammad, Islamic Government, world government, Injustice, Justice and equality, Culture and Civilization.*

Abstract

Whe Goad decided to make human His viceregent on earth, angles, being unaware a divine objectives, said, will you place upon it (earth) one who causes corruption thirin and sheds blood". In other words, the angles were aware of the arrogant and self-centered nature of human beings. They were also aware that if humans are left unchecked, they enslave their fellow beings God, therefore, reveled a system of divine Laws and religions to control human rebellious nature. He also chose Prophets among humans to implement and enfore his Laws. The last Prophet of Goad was Hazrat Muhammad (PBUH) who established an Islamic Government in Medina which wsa based on divine Laws and principles. God also saved Imam Mahdi for the establishment of a just system on the earth. Imam Mahdi will bring a revolution in every sphere of human life by which justice and equality will reign and Islam and Islamic culture and civilization will be revived, in this article, the salient features this divine government have been high lighted.

حضرت امام زمانہ (عج) کی حکومت کی خصوصیات

سید موسیٰ رضا نقوی*
Syedmusarazanaqvi@yahoo.com

کلیدی کلمات: قائم آلِ محمدؐ، اسلامی حکومت، عالمی حکومت، ظلم و جور، عدل و انصاف، تہذیب و تمدن

خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے جب انسان کو زمین پر اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ کیا تو الٰہی اہداف سے بے خبر فرشتوں نے کہا: کیا اُسے اپنا خلیفہ بنائے گا جو زمین پر فساد برپا کرے گا اور خونریزی کرے گا۔ یعنی فرشتوں کو علم تھا کہ یہ انسان جو خود پسندی اور خود محوری کے خمیر سے تیار ہوا ہے، اِس کی فطرت میں تجاوز، ظلم و ستم اور خون ریزی پائی جاتی ہے اور اگر اس انسان کو سرکشی کے لیے چھوڑ دیا جائے تو یہ سرکشی کرتے ہوئے نسلِ انسانی کو اپنی اطاعت پر مجبور کرے گا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انسان کی سرکش فطرت کو لگام ڈالنے کی لیے الٰہی قوانین اور شریعتیں نازل کیں جو انسان کی انفرادی، معاشرتی، مادی اور معنوی ضروریات کے مطابق ہیں اور اُن قوانین کے اجرا کے لیے الٰہی حکمران تعین فرمائے جن میں آخری نبی حضرت خاتم الانبیاءؐ ہیں، آپؐ نے مدینہ منوّر میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی جس کا دستور العمل اور تمام اجرائی قوانین الٰہی تعلیمات کے مطابق تھے۔ نیز خداوند متعال نے بشر کو ظلمت کی تاریکی مطلق سے نکالنے اور نظام عدل کے قیام کے لیے آپؐ کے آخری جانشین اور اپنی آخری حجت حضرت خاتم الاوصیاء(عج) کو زندہ رکھا جو انسان کی انفرادی اور معاشرتی زندگی میں اقتصادی، سیاسی، ثقافتی اور تعلیمی انقلاب لائیں گے جس کی بدولت عدل و انصاف کا بول بالا ہو گا اور اسلام اور اسلامی تہذیب و تمدن دوبارہ احیاء ہوں گے۔ اِس مختصر مقالے میں اِسی الٰہی حکومت کی چیدہ چیدہ خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔

*۔ جامعہ المصطفیٰ العالمیہ، شعبہ مشہد مقدس، ایران۔

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو معرفت کی غرض سے خلق فرمایااوراپنی تمام مخلوقات میں اُسے اشرف قرار دے کر اِس دنیامیں اپنی خدادادی استعداد کی شکوفائی اور انہیں مرحلۂ کمال تک پہنچانے کے لیے بھیجا تاکہ وہ اپنی انفرادی اور معاشرتی زندگی میں خداوند تعالیٰ کے وضع کردہ قوانین پر عمل پیرا ہو کر دنیااور آخرت میں سعادت مند ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس کٹھن سفر میں انسان کی رہنمائی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کو بھیجاجن کاکام سعادت کے اِس سفر میں انسان کے لیےالٰہی قوانین کو ابلاغ اوراجرا کرنا تھالیکن ''ظَلُوماً جَھُولاً''(i)کے مصداق انسان نے امانت الٰہی کی پاسداری نہ کی اور انبیائے الٰہی کی نافرمانی کرتے ہوئے ہمیشہ انہیں تکالیف پہنچائیں،الٰہی قوانین کو ٹھکرا کر خود قانون وضع اوراجرا کرنے لگا جس سے انسانی انحطاط کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ایسے میں خداوند متعال نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی محنت کے ثمر ''بَقِیّۃُ اللّٰہِ''(ii) کو محفوظ رکھااور اُن کے قیام کی بشارت دے کرانہیں منجی عالم بشریت قرار دیاجو غیبی امداد کی بدولت ظلم وجور کا قلع قمع کرتے ہوئےعدل وانصاف کاایساپرچم لہرائیں گے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ مجسمۂ عدل اور کمال مطلق کی تجلی بن کر ابھرے گااور معصومؑ کی قیادت میں زمین پر ایسی الٰہی حکومت قائم ہوگی جس میں بشر کو ظلمت کی تاریکی مطلق سے نکال کرعدل وانصاف کانظام لایا جائے گا جس میں انسان کی انفرادی اور معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اقتصادی،سیاسی،ثقافتی اور تعلیمی لحاظ سےانقلاب آئے گااور خداوند متعال کےوعدے''وَ نُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَي الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّه وَ نَجْعَلَهُمُ الْوارِثِينَ''(iii) کی حقیقت ظاہر ہوگی۔تمام مخلوقات خداوند متعال کی نعمات سے مستفید ہوں گی۔ حضرت مہدی (عج) کی حکومت کا شیعیان حیدر کرار کو صدیوں سے انتظاررہا ہے اور ہر عقید تمند نےقرآن و سنت میں اِس حکومت کے منشور کو پڑھ کر اِس دعاکے زمزمہ کو اپنا وِرد بنا لیاہے: ''اللّٰهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَ الْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَ اكْحُلْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَ سَهِّلْ مَخْرَجَه۔؛(iv) کیونکہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی

بھی چالیس دن تک اِس دعا کو پڑھ کر حضرت امام زمانہ (عج) سے عہد کرے وہ اُن کے اصحاب سے ہوگا اور اگر اُن کے ظہور سے پہلے مر جائے تو خداوند متعال اُسے ظہور کے وقت اُن کی نصرت کے لیے قبر سے نکالے گا اور اُسے اِس دعا کے ہر کلمہ کے عوض ہزار نیکیاں عطا کرے گا اور ہزار گناہ معاف کرے گا۔(v) اِس الٰہی حکومت کے کمالات اور خصوصیات پر قلم فرسائی کرنے کے لیے دامنِ قرطاس کی وسعت درکار ہے لیکن ہم یہاں بطورِ اختصار حضرات معصومین علیہم السلام کے نورانی کلام سے چند انقلابی خصوصیات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

جاہلانہ رسومات کا خاتمہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپؐ کی وصیت ''قرآن و عترت سے تمسک'' کو پس پشت ڈال دیا جس کی بدولت رفتہ رفتہ دین اور اسلامی تعلیمات میں بگاڑ کے باعث دورِ جاہلیت کی سنتیں زندہ اور رائج ہونے لگیں، دین سے روح نکل جانے کے بعد صرف رسمیں باقی رہ گئیں جن کی اصلاح کی بہت ضروری تھی لہٰذا جب حضرت سید الشہداء علیہ السلام نے اِس بگاڑ کی اصلاح کے لیے قیام کیا تو انہیں دین کی بقاء کے لیے جان اور آبرو کی قربانی دینا پڑی اِس عظیم قربانی کے باوجود اسلامی معاشرے پر ''قرآن و عترت'' کی حکومت قائم نہ ہو سکی اور حضرات اہلبیت علیہم السلام نے اپنی سیاسی جدوجہد کا سلسلہ جاری رکھا اور لوگوں کو مہدی موعود (عج) کی غیبت اور انتظار کے لیے تیار کرنے لگے تاکہ لوگ فلسفۂ انتظار کو سمجھیں اور دین میں اِس بگاڑ کی اصلاح کے لیے جدوجہد کریں۔ حضرت مہدیؑ حقیقی معنی میں اِس بگاڑ کی اصلاح فرماتے ہوئے اسلامی انقلاب لائیں گے،اِس سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''يَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ كَمَا هَدَمَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) أَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ يَسْتَأْنِفُ الْإِسْلَامَ جَدِيداً؛ یعنی: ''امام مہدی (عج) رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اپنے سے پہلے کی تمام جاہلانہ رسومات کا خاتمہ کر دیں گے جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمانۂ جاہلیت کی رسومات کا خاتمہ کیا تھا اور اسلام کو دوبارہ زندہ کریں گے''۔(vi)

امام مہدی (عج) کے اصحاب کی خصوصیات

ہر حکومت میں آئیڈیالوجی کے ساتھ نظریات کو عملی جامہ پہنانے والے افراد نہایت اہمیت کے حامل ہیں اور امام زمانہ (عج) کی عالمی حکومت میں مصروفِ عمل اصحاب کی خصوصیات سے متعلق حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَ الزِّيُّ وَاحِدٌ وَ الْقَدُّ واحدٌ و الْحُسْنُ وَاحِدٌ وَ الْجَمَالُ وَاحِدٌ وَ اللِّبَاسُ وَاحِدٌ كَأَنَّمَا يَطْلُبُونَ شَيْئاً ضَاعَ مِنْهُمْ فَهُمْ مُتَحَيِّرُونَ فِي أَمْرِهِمْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْهِم مِن تَحْتِ سِتَارَةِ الْكَعْبَةِ فِي آخِرِهَا رَجُلٌ أَشْبَهَ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُلُقاً وَ حُسْناً وَ جَمَالاً فيقولونَ أَنْتَ الْمَهْدِيُّ؟ فَيُخْرِجُهُمْ۔۔۔؛ یعنی: ''گویا میں انہیں ایک منظم انداز، ایک ہی قد کاٹھ، ایک ہی حسن و جمال اور ایک طرح کے یونیفارم میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کسی گمشدہ کی تلاش میں پریشان ہیں پھر اُن کے لیے کعبے کے نورانی جھرمٹ سے ایک ایسا مرد ظاہر ہوتا ہے جو رسول خدا ﷺ سے خُلق وخُو اور حُسن و جمال میں شبیہ ترین ہے۔ یہ سب اُسے کہیں گے کہ کیا آپ مہدی (عج) ہیں؟ وہ اُن کے لیے باہر تشریف لائیں گے۔'' (vii)

امام مہدی (عج) کے اصحاب کی شرائط

حضرت امام مہدی (عج) اپنی حکومت کے آغاز میں بیعت لیتے وقت بیعت کے دونوں فریقین کے لیے شرائط تعین فرماتے ہوئے کہیں گے: ''يُبَايِعُونَ عَلَى أَنْ لاَ يَسْرِقُوا وَ لاَ يَزْنُوا وَ لاَ يَقْتُلُوا وَ لاَ يَنْتَهِكُوا حَرِيماً وَ لاَ يَشْتِمُوا مُسْلِماً وَ لاَ يَهْجُمُوا مَنْزِلاً وَ لاَ يَضْرِبُوا أَحَداً إِلاَّ بِالْحَقِّ وَ لاَ يَرْكَبُوا الْخَيْلَ الْهَمَالِيجَ وَ لاَ يَتَمَنْطَقُوا۔۔۔ أَمَانَةً (viii) وَ لاَ يُخْلِفُوا الْعَهْدَ وَ لاَ يَكْبِسُوا طَعَاماً مِنْ بُرٍ أَوْ شَعِيرٍ وَ لاَ يَقْتُلُوا مُسْتَأْمِناً وَ لاَ يَتْبِعُوا مُنْهَزِماً وَ لاَ يَسْفِكُوا دَماً وَ لاَ يجهزوا عَلَى جَرِيحٍ وَ يَلْبَسُونَ الْخَشِنَ مِنَ الثِّيَابِ وَ يُوَسِّدُونَ التُّرَابَ عَلَى الْخُدُودِ وَ يَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ وَ يَرْضَوْنَ بِالْقَلِيلِ وَ يُجَاهِدُونَ فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَ يَشَمُّونَ الطِّيبَ وَ يَكْرَهُونَ النَّجَاسَةَ؛

یعنی: ''بیعت کرو کہ ہرگز چوری نہیں کروگے، زنا نہیں کروگے، کسی کا قتل نہیں کروگے، کسی محترم کو بے آبرو نہیں کروگے، کسی مسلمان کو گالی نہیں دوگے، کسی کے گھر پر حملہ نہیں کروگے، کسی کو ناحق نہیں ماروگے، بجلی کی طرح کے سرکش گھوڑوں پر سوار نہیں ہوگئے، سونے کا کمربند نہیں باندھوگے،

قیمتی اور ریشمی لباس نہیں پہنوگے ، حرام گوشت جانور کی کھال سے بنے جوتے نہیں پہنوگے ، کسی مسجد کو ویران نہیں کروگے ،ڈکیتی نہیں کروگے ، یتیم پر ظلم نہیں کروگے ،راستے کو ناامن نہیں کروگے ، کسی بے گناہ کو قید نہیں کروگے ، یتیم کا مال نہیں کھاؤگے ، کسی ہم جنس کے ساتھ بد فعلی نہیں کرو گے ، شراب خوری نہیں کروگے ، وعدہ خلافی نہیں کروگے ، گندم اور جو جیسی کھانے کی چیزوں کا احتکار نہیں کروگے ،امان یافتہ شخص کا قتل نہیں کروگے ، شکست خوردہ کا پیچھا نہیں کروگے ، کسی کا خون نہیں بہاؤگے ، زخموں کے لیے تیار نہیں رہوگے ، سخت اور کھردرا لباس پہنوگے ، متواضع رہوگے ، گندم کھاؤ گے ، قلیل پر راضی رہوگے ، اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کروگے ، خوشبو لگاؤگے اور نجاست سے پرہیز کروگے"۔(ix)

حضرت امام مہدی(عج) کا اپنے اصحاب سے وعدہ

امام مہدی(عج) اپنے لیے شرائط تعین فرماتے ہوئے وعدہ کرتے ہیں کہ ''وَيَشْرِطُ لَهُمْ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لايَتَّخِذَ حَاجِباً وَيَمْشِي حَيْثُ يَمْشُونَ وَيَكُونُ مِنْ حَيْثُ يُرِيدُونَ وَيَرْضَى بِالْقَلِيلِ وَيَمْلَأُ الْأَرْضَ بِعَوْنِ اللّهِ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً يَعْبُدُ اللّهَ حَقَّ عِبَادَتِهِ۔۔۔؛ یعنی: "ہر گز اُن کے اور امام کے درمیان محافظ کی صورت میں کوئی حائل نہیں ہوگا، حضرت بھی اُسی راہ پر چلیں گے جس پر وہ چلیں گے ، جیسا وہ چاہیں گے حضرت اُس کے مطابق عمل کریں گے ، کم پر راضی ہوں گے ،اللہ کی مدد سے زمین کو عدل سے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم سے بھر گئی تھی،۔۔۔"۔(x)

جوانوں کی حکومت

امام زمان(عج) کی عالمی حکومت میں سرگرم عمل افراد جوان ہوں گے اِس سلسلہ میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''أَصْحَابُ الْمَهْدِيِّ شَبَابٌ لَا كُهُولَ فِيهِمْ إِلَّا مِثْلَ كُحْلِ الْعَيْنِ وَ الْمِلْحِ فِي الزَّادِ وَ أَقَلُّ الزَّادِ الْمِلْحُ؛ یعنی: "حضرت مہدی(عج) کی حکومت میں شامل اصحاب سب جوان ہوں گے اُن میں کوئی بوڑھا نہیں ملے گا مگر آنکھ میں سرمے اور کھانے میں نمک کی مقدار کے برابر اور کھانے میں نمک کی مقدار بہت کم ہوتی ہے" (xi)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''كَأَنِّي بِأَصْحَابِ الْقَائِمِ وَ قَدْ أَحَاطُوا بِمَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَ هُوَ مُطِيعٌ لَهُمْ حَتَّى سِبَاعُ الْأَرْضِ وَ سِبَاعُ الطَّيْرِ تَطْلُبُ رِضَاهُمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَفْخَرَ الْأَرْضُ عَلَى الْأَرْضِ وَ تَقُولَ مَرَّ بِي الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ؛ یعنی: ''گویا میں قائم آل محمدؑ کے اصحاب کو دیکھ رہا ہوں جو مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے ہیں اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اُن کی مطیع اور فرمانبردار نہ ہو یہاں تک کہ زمین پر موجود وحشی حیوانات اور آسمان کے شکاری پرندے اور ہر چیز میں اُن کی خشنودی چاہے گی یہاں تک کے زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے پر فخر و مباحات کرتے ہوئے کہے گا کہ آج میرے اوپر سے حضرت مہدیؑ کے صحابی کا گذر ہوا ہے''۔(xii)

نیز ایک اور مقام پر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''يَكُونُ شِيعَتُنَا فِي دَوْلَةِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَامَ الْأَرْضِ وَ حُكَّامَهَا يُعْطَى كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا؛ یعنی: ''قائمؑ'' کی حکومت میں ہمارے شیعہ زمین کی بھاگ ڈور سنبھالتے ہوئے زمین پر حکمران ہوں گے اور اُن میں سے ہر ایک کے پاس چالیس قوی اور مضبوط لوگوں کی طاقت ہو گی''۔(xiii)

عالمی سطح پر اسلامی حکومت کا قیام

اسلامی گلوبلائزیشن حضرت امام زمان (عج) کی ایک اہم حکومتی خصوصیت ہے یعنی تمام کرۂ ارض پر ایک ایسی واحد اسلامی حکومت قائم ہو گی جہاں توحید، نبوت اور ولایت اہلبیت علیہم السلام کا پرچم لہرائے گا۔اِس سلسلے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''اِذا قامَ القائِمُ لایَبقی اَرضٌ اِلّا نُودِیَ فیھا شَھادَۃُ اَن لا اِلہ اِلّا اللّہُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّہ؛ یعنی: جب ''قائمؑ'' قیام کریں گے تو کرۂ ارض پر کوئی بھی جگہ ایسی نہ ہو گی جہاں پر توحید اور نبوت کی گواہی نہ دی جائے'' (xiv)۔زمین اسلام و مسلمین کی خدمت اور سر بلندی کیلئے اپنے خزانوں کا منہ کھول دے گی۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''تَظْھَرُ لَہُ الْکُنُوزُ یَبْلُغُ سُلْطَانُہُ الْمَشْرِقَ وَ الْمَغْرِبَ وَ یُظْھِرُ اللّہُ عَزَّ وَ جَلَّ بِہِ دِیْنَہُ عَلَی الدِّینِ کُلِّہِ وَ لَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُونَ؛ یعنی: حضرت مہدی (عج) کے لیے زمین اپنے خزانوں کے منہ کھول دے گی اور اُن کی سلطنت مشرق سے مغرب تک ہو گی اور خداوند متعال اُن کے زریعہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا چاہے مشرکین کو برا لگے''۔(xv)

ثقافتی انقلاب

اُس دور میں تمام انسان خواہ وہ کسی بھی رنگ، نسل اور قوم سے تعلق رکھتے ہوں وہ ہر قسم کی تبعیض سے منزہ ہو کر ثقافتی میدانوں میں فعال کردار ادا کریں گے اور اپنی استعداد اور قابلیت کے مطابق علمی مقامات حاصل کریں گے۔اِس سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''اَلْعِلْمُ سَبْعَۃٌ وَ عِشْرُونَ حَرْفاً فَجَمِیعُ مَا جَاءَتْ بِہِ الرُّسُلُ حَرْفَانِ فَلَمْ یَعْرِفِ النَّاسُ حَتَّی الْیَوْمِ غَیْرَ الْحَرْفَیْنِ فَإِذَا قَامَ قَائِمُنَا أَخْرَجَ الْخَمْسَۃَ وَ الْعِشْرِینَ حَرْفاً فَبَثَّھَا فِي النَّاسِ وَ ضَمَّ إِلَیْھَا الْحَرْفَیْنِ حَتَّی یَبُثَّھَا سَبْعَۃً وَ عِشْرِینَ حَرْفاً۔ یعنی: ”علم کے ستائیس حروف ہیں اور انبیاؑ اِن میں سے صرف دو حرف لائے ہیں، پس لوگوں کو آج تک اِن دو حروف کے سوا کچھ معلوم نہیں ہوا لیکن جب ''قائم آل محمدؑ'' قیام کریں گے تو باقی کے پچیس حروف کو بھی ظاہر اور لوگوں تک پہنچادیں گے اور نئے پچیس حروف

کے ساتھ وہ دو حروف بھی ضمیمہ کر دیں گے اور اِس طرح لوگوں میں مجموعاً ستائیس حروف پھیل جائیں گے"۔(xvi)

اِس روایت کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ پچیس حروف کو ظاہر کرنے سے سب لوگ عالم و فاضل ہو جائیں گے بلکہ علم و دانش کے مراکز اور دانشگاہوں میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رہے گا۔اسی لیے حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: "كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى شِيعَتِنَا بِمَسْجِدِ الْكُوفَةِ وَ قَدْ ضَرَبُوا الْفَسَاطِيطَ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ الْقُرْآنَ كَمَا أُنْزِل؛ گویا میں اپنے شیعوں کو مسجد کوفہ میں دیکھ رہا ہو کہ انہوں نے خیمے لگا رکھے ہیں اور لوگوں کو قرآن مجید کی اُسی طرح سے تعلیم دے رہے ہیں جیسے وہ نازل ہوا"۔(xvii) لوگ علم و دانش میں اِس حد تک پہنچ جائیں گے کہ اپنی روزمرہ زندگی کے معمولی کام بھی قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق انجام دیں گے اِس سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: "۔۔۔تُؤْتَوْنَ الْحِكْمَةَ فِي زَمَانِهِ حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَقْضِي فِي بَيْتِهَا بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ (ص)؛ یعنی: "حضرت مہدیؑ کے دورِ حکومت میں لوگ علم کی دولت سے اِس قدر مالا مال ہوں گے کہ عورت بھی اپنے گھر میں قرآن وسنت کی روشنی میں فیصلہ کرے گی یعنی اپنی زندگی کے تمام معاملات کی مینجمنٹ قرآن وسنت کی روشنی میں کرے گی"۔(xviii)

امن وامان میں انقلاب

صحت و سلامتی اور امن و امان کا مسئلہ انسانیت کے لیے بنیادی حیثیت کا حامل ہے(xix) جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، قیام امن کے لیے دنیا میں اقوام متحدہ اور عالمی امنیت پر نظارت کے لیے "سیکیورٹی کونسل" کی بنیاد رکھی گئی ہے لیکن اِس کے باوجود قیام امن کی راہ میں رکاوٹ طاغوتی طرز تفکر کی حامل طاقتیں ہیں جن کے ہاتھوں یہ بین الاقوامی ادارے یرغمال ہو کر رہ گئے ہیں جس کے باعث ہم کشمیر، فلسطین، برما، افغانستان وغیرہ میں انسانیت سوز مظالم کا تسلسل دیکھتے ہیں۔اِس تمام تر صورتحال کے پیش نظر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ دنیا میں امن قائم کرکے اُسے امنیت کا گھوارہ بنانا کس قدر دشوار ہے لیکن امنیت کا قیام ہر گز ناممکنات یا محالات میں سے نہیں کیونکہ ظلم کو ختم کرکے امن وہی لا سکتا ہے جو

خود ظلم و جور سے پاک ہو۔ خاندان عصمت و طہارت علیہم السلام کے عقید تمند شیعہ ہر دور میں کٹھن مشکلات کا شکار اور مصائب و آلام میں مبتلا رہے ہیں لہٰذا جیسے ہی جمالِ نور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہدی موعود (عج) کی جبیں میں مشاہدہ کریں گے اُن کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے اُن کی درونی اور روحانی کیفیت میں معنویت کا انقلاب برپا ہوگا۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''إِنَّ اللّهَ نَزَعَ الْخَوْفَ مِنْ قُلُوبِ شِيعَتِنَا وَ أَسْكَنَهُ قُلُوبَ أَعْدَائِنَا فَوَاحِدُهُمْ أَمْضَى مِنْ سِنَانٍ وَ أَجْرَى مِنْ لَيْثٍ يَطْعَنُ عَدُوَّهُ بِرُمْحِهِ وَ يَضْرِبُهُ بِسَيْفِهِ وَ يَدُوسُهُ بِقَدَمِهِ؛ خداوند متعال ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف کو نکال کر ہمارے دشمنوں کے دلوں میں ڈال دے گا، اُن میں سے ہر ایک نیزے سے زیادہ تیز اور تلوار سے زیادہ مضبوط ہوگا لہٰذا وہ اپنے نیزے کی نوک سے دشمن کو زخمی اور اپنی تلوار سے دشمن کا قلع قمع کرکے اُسے پچھاڑ دیں گے۔(xx)

حضرت مہدی (عج) کی حکومت میں اِس قدر امنیت ہوگی کہ حیوانات وحشی بھی اپنی فطری عادت کو ترک کرکے دوسرے حیوانات اور انسانوں کے ساتھ مسالمت آمیز زندگی گذاریں گے اِس سلسلہ میں متعدد روایات بھی نقل ہوئی ہیں جیسے؛ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''۔۔۔وَ اصْطَلَحَتِ السِّبَاعُ وَ الْبَهَائِمُ۔۔۔؛ یعنی: '' (جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو اُس وقت) وحشی درندے اور چوپائے آپس میں مل جُل کر رہیں گے ''۔(xxi) تفسیر در منثور میں سورہ توبہ کی آیت ''لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ'' کی تفسیر میں جابر سے روایت نقل کرتے ہیں کہ (ایسا نہیں ہوگا مگر یہ کہ) ''۔۔۔حَتَّى تَأْمَنَ الشَّاةُ وَ الذِّئْبُ وَ الْبَقَرَةُ وَ الْأَسَدُ وَ الْإِنْسَانُ وَ الْحَيَّةُ وَ حَتَّى لَا تَقْرِضَ فَأْرَةٌ جِرَاباً؛ یعنی: '' بھیڑیے سے بھیڑ، شیر سے گائے اور سانپ سے انسان محفوظ رہے اور مل کر زندگی گذاریں اور یہ اُس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کوئی بھی چوہا مشک میں سوراخ کرنا بند نہ کردے۔۔۔''۔(xxii) نیز ایک روایت میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''بھیڑ اور بھیڑیا ایک ہی جگہ چریں گے، بچے سانپوں اور بچھوؤں سے کھیلیں گے وہ انہیں نقصان نہیں پہنچائیں گے، شر ختم ہو جائے گا اور خیر باقی رہ جائے گا''۔(xxiii)

صحت کے شعبے میں انقلاب

آج دنیا میں بیماریوں کے پیچھے مضر صحت غذاؤں اور ادویات کے استعمال کے علاوہ سیاسی مقاصد پوشیدہ ہیں اور جب حضرت امام زمان (عج) ظہور فرمائیں گے تو آپؑ کے وجود بابرکت کی بدولت لوگ ہر قسم کے مرض اور کمزوری سے صحت یاب ہو جائیں گے۔اِس سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: " مَنْ أَدْرَكَ قَائِمَ أَهْلِ بَيْتِي مِنْ ذِي عَاهَةٍ بَرَأَ وَمِنْ ذِي ضَعْفٍ قَوِيَ؛ یعنی: "قائم آل محمدؑ" کو درک کرنے والا ہر مریض اُن کے بابرکت وجود کی بدولت صحیح وسالم اور ہر قسم کی کمزوری سے تندرست ہو کر طاقت ور ہو جائے گا(xxiv)اور آپؑ کی حکومت میں نظام عدل کے قیام کی بدولت انسانوں کو بیمار کرکے اُن کا استحصال کرنے سے متعلق تمام پالیسیاں ختم ہو جائیں گے۔لوگوں کی خوراک سالم ہونےاور جسمانی ضرورت کے مطابق استعمال سے خود بخود لوگ بیمار ہی نہیں ہوں گے اور اِس طرح صحت وسلامتی کے شعبے میں انقلاب بر پا ہو گا۔

نظریاتی واخلاقی انقلاب

حضرت امام زمان (عج) کی حکومت میں ہر شخص نظریاتی اور اخلاقی طور پر کامل، عاقل، بالغ اور رشید ہوگا۔ اِس سلسلہ میں امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: "إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُءُوسِ الْعِبَادِ فَجَمَعَ بِهِ عُقُولَهُمْ وَ أَكْمَلَ بِهِ أَخْلَاقَهُمْ؛ یعنی: "جب ہمارے "قائمؑ" قیام کریں گے تو اپنا(امامت کا شفقت بھرا یداللہی) ہاتھ لوگوں کے سروں پر رکھیں گے جس سے لوگوں کی عقل اور اخلاقیات کامل ہو جائیں گے"(xxv)یعنی حضرتؑ کے ظہور کے بعد معاشرہ بلوغ فکری کے ساتھ اخلاقی لحاظ سے بھی باکمال اور بے نظیر ہوگا،معاشرے میں الٰہی قانون کی حکمرانی ہوگی اور خود مجری قانون میں قانون کی خلاف ورزی اور اسلامی مجازات سے خوف محسوس کرے گا تو ایسے پُر امن معاشرے میں کسی کو دوسرے پر ظلم کرنے کی جرئت نہ ہوگی اور معاشرہ مدینۂ فاضلہ بن جائے گا۔معاشرے سے اخلاقی برائیاں ختم ہوجائیں گی جن میں سب سے بڑی برائی "جھوٹ بولنا" ہے۔(xxvi) لہٰذا اِس سلسلہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: "۔۔۔ بِهِ يَمْحَقُ اللَّهُ

اَلْکَذِبَ وَ یُذْهِبُ الزَّمَانَ الْکَلِبَ۔۔۔؛ یعنی: "خداوند متعال حضرت مہدی(عج) کے زریعہ جھوٹ اور زمانے کی سختیوں کا خاتمہ کردے گا"۔(xxvii)

عمرانی انقلاب

حضرت امام مہدی(عج) طاغوت کی سرنگونی کے بعد زمین کے انفراسٹرکچر کی تعمیر کرتے ہوئے عمرانی انقلاب برپا کریں گے اِس سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''۔۔۔فَلَا یَبْقَی فِي الْأَرْضِ خَرَابٌ إِلَّا قَدْ عُمِرَ۔۔۔؛ یعنی: "زمین پر کوئی ویران جگہ باقی نہیں رہے گی اور ہر طرف تعمیر و ترقی ہو جائے گی"۔(xxviii)

اقتصادی انقلاب

کسی بھی حکمران کے لیے عوام کی تین ضروریات (امنیت، عدالت اور رزق کی فراوانی کو) پورا کرنا نہایت ضروری ہے؛(xxix) اسی لیے اسلامی تعلیمات میں معیشت اور معنویت ایک دوسرے کے لازم و ملزوم ہیں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''لَا الْخُبْزُ مَا صَلَّیْنَا وَ لَا صُمْنَا وَ لَا أَدَّیْنَا فَرَائِضَ رَبِّنَا؛ یعنی: "اگر روٹی (یعنی جسم کی طاقت اور غذائیت کا ضروری سامان) نہ ہو تو ہم (کمزوری کے باعث) نماز نہیں پڑھ سکتے، روزہ نہیں رکھ سکتے اور اپنے پروردگار کی طرف سے فرض دوسری زمہ داریوں کو بھی پورا نہیں کرسکتے ہیں"(xxx) لہٰذا حضرت امام زمانہ(عج) کی حکومت کی ایک اہم اور نمایاں خصوصیت ''اقتصادی انقلاب'' برپا کرنا ہے۔اِس سلسلہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: "۔۔۔وَیُعْطِي النَّاسَ عَطَایَا مَرَّتَیْنِ فِي السَّنَةِ وَیَرْزُقُهُمْ فِي الشَّهْرِ رِزْقَیْنِ وَیُسَوِّي بَیْنَ النَّاسِ حَتَّی لَا تَرَی مُحْتَاجاً إِلَی الزَّکَاةِ وَیَجِيءُ أَصْحَابُ الزَّکَاةِ بِزَکَاتِهِمْ إِلَی الْمَحَاوِیجِ مِنْ شِیعَتِهِ فَلَا یَقْبَلُونَهَا فَیَصُرُّونَهَا وَیَدُورُونَ فِي دُورِهِمْ فَیَخْرُجُونَ إِلَیْهِمْ فَیَقُولُونَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِي دَرَاهِمِکُمْ؛۔۔۔؛ یعنی: "(حضرت مہدیؑ) سال میں دو مرتبہ لوگوں پر اپنی بزل و بخشش کریں گے، ہر ماہ میں دو مرتبہ انہیں اُن کی ضروریات زندگی دیں گے، لوگوں میں اِس قدر برابری اور مساوات قائم کریں گے کہ زکوۃ کے لیے کوئی محتاج نہیں ملے گا اور لوگ اپنی زکوۃ حضرت کے چاہنے والے

ضرور تمندوں کے پاس لائیں گے لیکن وہ اُسے قبول کرنے سے انکار کر دیں گے، پھر وہ ذکوۃ کے اموال کو بوریوں میں بھر کر ادھر ادھر لیے ضرو تمندوں کو تلاش کریں گے لیکن لوگ انہیں کہیں گے کہ ہمیں آپ کے اموال کی ضرورت نہیں۔۔۔"۔(xxxi)

نظام عدل میں انقلاب

متعدد روایات میں حضرت مہدی(عج) کا تعارف عادل حکمران کی حیثیت سے کروایا گیا ہے۔آپؑ کی حکومت میں عدل وانصاف کی ایسی عالی ترین عملی مثال قائم ہو گی جو اِس سے پہلے کبھی نہ کسی نے دیکھی اور نہ سنی ہو گی، بطور مثال ہم اِس روایت کو نقل کرتے ہیں: "وَأَنَّهُ هُوَ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً۔۔۔؛یعنی: "تحقیق مہدی (عج) وہ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی"۔(xxxii) اور آپؑ عدل وانصاف قائم کرنے کے لیے حضرت داؤد اور سلیمان (علی نبینا وآلہ وعلیہاالسلام) کے نقش قدم پر چلیں گے جیسا کہحضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:"اِذا قامَ قائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ حَكَمَ بِحُكمِ داوُدَ وَ سُليمانَ، لايَسأَلُ النّاسَ بَيّنَةً؛یعنی: "جب قائم آل محمدؑ ظہور کریں گے تو وہ حضرت داؤد اور سلیمان (علی نبیناوآلہ وعلیہاالسلام) کی طرح اپنے علم (غیب) کی مدد سے فیصلے کریں گے اور قضاوت کے لیے کسی سے گواہ طلب نہیں کریں گے"۔(xxxiii)

ذرائع ابلاغ میں انقلاب

آج ذرائع ابلاغ کے اِس جدید دور میں حضرت مہدی(عج) کی حکومت میں رونما ہونے والے ٹیکنالوجی انقلاب اور اُس سے متعلق روایات کو سمجھنا آسان ہے۔اِس سلسلہ میں عمدہ طور پر موجود روایات کواِس جدید دور کے جدید وسائل سے مطابقت بھی دی جاسکتی ہے لیکن جب ہم موجودہ دور کے وسائل میں موجود نقائص کو دیکھتے ہیں تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ حضرت مہدی(عج) کے دورِ میں یہ سب نقائص بر طرف ہو جائیں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بشر اِن وسائل کے بغیر بھی احسن انداز میں اور ہر قسم کے نقص سے بالاتر کیمونیکشن سسٹم وضع کرسکے۔حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے

ہیں: ''إِنَّ قَائِمَنَا إِذَا قَامَ مَدَّ اللّٰهُ لِشِيعَتِنَا فِي أَسْمَاعِهِمْ وَ أَبْصَارِهِمْ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقَائِمِ بَرِيدٌ يُكَلِّمُهُمْ فَيَسْمَعُونَ وَ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَ هُوَ فِي مَكَانِهِ؛ یعنی: "جب قائم آل محمدؑ قیام کریں گے تو خداوند متعال ہمارے شیعوں کی قوتِ سماعت اور بصارت کو اِس قدر مضبوط کردے گا کہ گویا اُن کے اور حضرت قائمؑ کے درمیان فاصلہ باقی نہ رہے گا اور وہ (دور دراز جگہ سے بھی حضرت قائمؑ کو بلاواسطہ) دیکھ اور سُن سکیں گے"۔(xxxiv) نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ''إِذَا قَامَ الْقَائِمُ بَعَثَ فِي أَقَالِيمِ الْأَرْضِ فِي كُلِّ إِقْلِيمٍ رَجُلًا يَقُولُ عَهْدُكَ فِي كَفِّكَ فَإِذَا وَرَدَ عَلَيْكَ أَمْرٌ لَا تَفْهَمُهُ وَ لَا تَعْرِفُ الْقَضَاءَ فِيهِ فَانْظُرْ إِلَى كَفِّكَ وَ اعْمَلْ بِمَا فِيهَا۔۔۔؛ یعنی: "جب حضرت قائم آل محمدؑ قیام فرمائیں گے تو زمین پر ہر جگہ کے لیے حاکم تعین فرمائیں گے اور اُنہیں کہیں گے کہ تمہارا وظیفہ تمہارے ہاتھ کی ہتھیلی میں ہے اور جب بھی تم پر کوئی ایسی مشکل پیش آئے جس کا وظیفہ تمہیں معلوم نہ ہو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر دیکھو اور اُس پر عمل کرو جو تمہیں اُس پر لکھا ہوا ملے"۔(xxxv) یہاں پر حضرت امام صادق علیہ السلام اُس دور کے ارتباطی جدید سسٹم کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس کی مدد سے حضرتؑ حکومتی نمائندوں کو درپیش مسائل کو فوراً حل فرمادیں گے۔

ماحولیاتی انقلاب

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ماحولیاتی آلودگی سے مقابلے میں حضرت امام زمانہ (عج) کی حکومتی پالیسی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "۔۔۔يُوَسِّعُ الطَّرِيقَ الْأَعْظَمَ فَيَصِيرُ سِتِّينَ ذِرَاعاً وَ يَهْدِمُ كُلَّ مَسْجِدٍ عَلَى الطَّرِيقِ وَ يَسُدُّ كُلَّ كُوَّةٍ إِلَى الطَّرِيقِ وَ كُلَّ جَنَاحٍ وَ كَنِيفٍ وَ مِيزَابٍ إِلَى الطَّرِيقِ ؛یعنی: "وہ مین سڑک کو مزید بڑا کردیں گے یہاں تک کہ وہ 60 ذراع (xxxvi) تک ہوجائے گی، تمام ایسی مسجدیں جو لوگوں کا راستہ روکے ہوں انہیں گرا دیں گے، راستے میں کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کردیں گے اور اسی طرح لوگوں کے راستے میں موجود تمام بالکنی، گٹر اور گھروں کے پرنالے بند کروادیں گے"۔(xxxvii)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''۔۔۔وَ لَوْ قَدْ قَامَ قَائِمُنَا لَأَنْزَلَتِ السَّمَاءُ قَطْرَهَا وَ لَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَ لَذَهَبَتِ الشَّحْنَاءُ مِنْ قُلُوبِ الْعِبَادِ وَ اصْطَلَحَتِ السِّبَاعُ وَ الْبَهَائِمُ حَتَّى تَمْشِيَ الْمَرْأَةُ بَيْنَ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ لَا تَضَعُ قَدَمَيْهَا إِلَّا عَلَى النَّبَاتِ وَ عَلَى رَأْسِهَا زَبِيلُهَا لَا يُهَيِّجُهَا سَبُعٌ وَ لَا تَخَافُهُ؛ یعنی: ''جب قائم آل محمدؐ قیام کریں گے تو آسمان بارانِ رحمت برسائے گا، زمین سبزہ اُگائے گی، لوگوں کے دلوں سے کینہ اور دشمنی ختم ہو جائے گی، وحشی درندے اور چوپائے آپس میں مل جُل کر رہیں گے یہاں تک کہ عورت اپنے سر پر ٹوکری رکھے عراق سے شام تک کا سفر کرے تو وہ اپنا پاؤں سبزے کے سوا کسی چیز پر نہ رکھے گی اور راستے میں کوئی بھی درندہ اُسے خوفزدہ نہیں کرے گا''۔(xxxviii) ایک دوسری جگہ ملتا ہے کہ:''يَرْعَى الذِّئْبُ فِي أَيَّامِهِ مَعَ الْغَنَمِ(xxxix)وَ يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ الطَّيْرُ فِي الْجَوِّ وَ الْحِيتَانُ فِي الْبِحَارِ؛ یعنی: ''حضرت مہدی(عج) کے زمانے میں بھیڑ اور بھیڑیا ایک ساتھ چریں گے اور اُن سے آسمانی مخلوقات، جوّ میں موجود پرندے اور پانی میں موجود مچھلیاں راضی ہوں گی۔(xl)

نتیجہ

ہم نے اِس تحقیق میں حضرت امام زمان علیہ السلام کی الٰہی حکومت کی چند چیدہ چیدہ خصوصیات کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپؑ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے تمام جاہلانہ رسومات کا خاتمہ کر دیں گے، خاندان عصمت و طہارت علیہم السلام کے عقید تمند شیعہ آپؑ میں جمالِ نور پیامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتے ہی آپؑ کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے، اُن کے دلوں سے خوف وہراس، کینہ اور دشمنی نکل جائے گا، وہ عقلی، علمی اور اخلاقی لحاظ سے کامل ہو جائیں گے، نوجوان اہم عہدوں پر فائز ہو کر زمین کی بھاگ ڈور سنبھالیں گے، طاغوت کی سرنگونی کے بعد زمین کے انفراسٹرکچر کی تعمیر سے عمرانی انقلاب برپا ہوگا، زمین اپنے خزانوں کے منہ کھول دے گی، مشرق سے مغرب تک اسلامی تعلیمات کے مطابق الٰہی سلطنت قائم ہوگی جس میں امنیت اور عدالت کو بول بالا ہوگا، اِس قدر رزق کی فراوانی ہوگی کہ کوئی بھی زی روح کسی کا محتاج نہیں ہوگا، ہر طرف

ہریالی اور سبزہ ہوگا، وحشی درندے اور چوپائے آپس میں مل جُل کر رہیں گے، تمام مخلوقات اِس حکومت سے راضی ہوں گی اور اِس قدر امنیت ہوگی کہ حیوانات وحشی بھی اپنی فطری عادت کو ترک کرکے دوسرے حیوانات اور انسانوں کے ساتھ مسالمت آمیز زندگی گذاریں گے۔

*****

حوالہ جات

i۔ سورۂ احزاب : ۴۲

ii۔ سورۂ ہود : ۸۶

iii۔ سورۂ قصص، آیت نمبر5؛ اگرچہ اِس آیت کا شانِ نزول بنی اسرائیل ، حضرت موسیٰ علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام اور فرعون سے متعلق ہے لیکن آیت میں کلمہ ارض کے اطلاق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمام کرۂ ارض پر حکومت نہ ہونے سے یہ واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اِس آیت کا حقیقی مصداق حضرت امام زمانہ (عج) کی ذات گرامی ہیں جن کی حکومت تمام کرۂ ارض پر قائم ہوگی اور وہ زمین سے ظلم و جور کا خاتمہ کرکے اُسے کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

iv ۔ اے میرے پروردگار! مجھے (حضرت مہدیؑ کے) جمالِ ارجمند اور نورانی پیشانی کا دیدار کرواؤ اور میری آنکھوں میں اُن کے دیدار کا سرمہ لگا اور اُن کے ظہور میں تعجیل اور خروج میں آسانی فرما۔۔؛ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج53، ص93، ح111، ناشر: مؤسسہ الوفاء، سال اشاعت: 1404ق، بیروت۔

v۔ ''مَنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعِينَ صَبَاحاً بِهَذَا الْعَهْدِ كَانَ مِنْ أَنْصَارِ قَائِمِنَا فَإِنْ مَاتَ قَبْلَهُ أَخْرَجَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنْ قَبْرِهِ وَ أَعْطَاهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ سَيِّئَةٍ۔۔''؛ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج53، ص93، ح111۔

vi۔ الغیبۃ، محمد بن ابراہیم نعمانی، ص230، ناشر: نشر صدوق، سال اشاعت: 1397ق، تہران۔

vii۔ اِس روایت کو ابن طاووس نے اپنی کتاب التشریف میں نقل کیا ہے اور ہماری تحقیق کے مطابق یہ روایت کسی دوسری کتاب میں موجود نہیں؛ التشریف بالمنن فی التعریف بالفتن، علی بن موسی ابن طاووس، ص295، ناشر: مؤسسۃ صاحب الأمر (عج)، سال اشاعت: 1416ق، قم۔

viii۔ ابن طاووس کی کتاب میں نقل اِس روایت میں کلمۂ امانت سے پہلے کے چند کلمات موجود نہیں لیکن صدر و ذیل روایت سے اِس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ممکنہ طور پر مراد امانت میں خیانت نہ کرنے پر بیعت ہو۔

ix۔ سابقہ حوالہ۔

x۔ یہ شرائط حضرت امام زمانہ (عج) اور اُن کے اصحاب کے درمیان اُنس و محبت اور قرب و صمیمیت کی طرف اشارہ ہے؛ سابقہ حوالہ۔

xi۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص333،ح 63۔

xii۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص327،ح 43۔

xiii۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص372،ح164۔

xiv۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص340۔

xv۔کمال الدین و تمام النعمۃ،محمد بن علی ابن بابویہ،ج1،ص331،ناشر: اسلامیہ،سال اشاعت: 1395 ق،تہران۔

xvi۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص336،ح73۔

xvii۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص364،ح139۔

xviii۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص352،ح106۔

xix۔''نِعْمَتانِ مَجهولَتانِ الصِّحَّةُ وَالأمانُ؛ مجموعہ رسائل در شرح احادیثی از کافی،مہدی سلیمانی آشتیانی و محمد حسین درایتی،ج2،ص254،ناشر: دار الحدیث،سال اشاعت: 1387 ش،ایران؛ قم۔

xx۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص336،ح70۔

xxi۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص316،ح 11۔

xxii۔تأویل الآیات الظاہرۃ فی فضائل العترۃ الطاہرۃ،علی استر آبادی،ص663،ناشر: مؤسسہ النشر الاسلامی،سال اشاعت: 1409 ق، ایران،قم (بہ نقل از الدر المنثور فی التفسیر بالماثور،جلال الدین السیوطی، ج3،ص231)۔

xxiii۔نجم الثاقب فی احوال الامام الغائب، محدث نوری ،ج1،ص206،ناشر: مسجد جمکران،سال اشاعت: 1384ق، قم۔

xxiv۔الخرائج و الجرائح،قطب الدین راوندی،ج2،ص839ناشر:مؤسسہ امام مہدی (عج) سال اشاعت: 1409ق، قم۔

xxv۔بحار الانوار، محمد باقر مجلسی،ج52،ص336،ح71۔

xxvi۔حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: ''إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ لِلشَّرِّ أَقْفَالًا وَ جَعَلَ مَفَاتِيحَ تِلْكَ الْأَقْفَالِ الشَّرَابَ وَ الْكَذِبُ شَرٌّ مِنَ الشَّرَابِ؛خداوند متعال نے تمام برائیوں (جنہیں شر سے تعبیر کیا ہے) کے لیے تالے بنائے ہیں اور شراب کو اُن تالوں کی چابی قرار دیا ہے اور جھوٹ شراب سے بھی بڑی برائی

ہے"؛الکافی، محمد بن یعقوب کلینی، ج2، ص339، ح3، ناشر: دار الکتب الاسلامیۃ، سال اشاعت: 1407 ق، تہران؛ نیز حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں: "جُعِلَتِ الْخَبَائِثُ فِي بَيْتٍ، وَجُعِلَ مِفْتَاحُهُ الْكَذِبَ؛ تمام خباثتوں اور برائیوں کو ایک کمرے میں بند کردیا جائے تو اُس کمرے کی چابی جھوٹ ہے"؛نزہۃ الناظر وتنبیہ الخاطر، ص، حسین بن محمد حلوانی، ناشر: مدرسۃ الامام المہدی (عج)، سال اشاعت: 1408 ق، قم۔

xxvii۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج51، ص75، ح29۔

xxviii۔ کمال الدین و تمام النعمۃ، محمد بن علی ابن بابویہ، ج1، ص331، ناشر: اسلامیہ، سال اشاعت: 1395 ق، تہران۔

xxix۔ "وَعَلَى السُّلْطَانِ ثَلاثَةُ أَشْيَاءَ يَحْتَاجُ النَّاسُ طُرّاً إِلَيْهَا الأَمْنُ وَالْعَدْلُ وَالْخِصْبُ"؛ تحف العقول، حسن بن علی ابن شعبہ حرانی، ص320، ناشر: جامعہ مدرسین، سال اشاعت: 1404 ق، قم۔

xxx۔ الکافی، محمد بن یعقوب کلینی، ج5، ص73، ح13۔

xxxi۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج52، ص390۔

xxxii۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج26، ص263۔

xxxiii۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج52، ص320۔

xxxiv۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج52، ص336، ح72۔

xxxv۔ الغیبۃ للنعمانی، محمد بن ابراہیم ابن ابی زینب، ص319، ح8۔

xxxvi۔ زراع کہنی سے انگلی کے سرے تک کی درمیانی جگہ کو کہتے ہیں جس کی تقریبی مقدار 4/65 سینٹی میٹر ہوتی ہے۔

xxxvii۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج52، ص333، ح 61۔

xxxviii۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج52، ص316، ح 11۔

xxxix۔ یہاں بھیڑ اور بھیڑے کا ایک ساتھ چرنا ظلم وجور کے خاتمے کی طرف اشارہ ہے یعنی اُس دور میں روی زمین پر کوئی ظالم بھی باقی نہیں رہے گا جس سے کسی مظلوم کو خوف محسوس ہو۔

xl۔ بحار الانوار، محمد باقر مجلسی، ج36، ص219۔